خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ،
تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔
(الحدیث)

قرآنی قاعدہ

دینیات

برائے جماعتِ سوم



پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

تیار کردہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور
منظور کردہ قومی ریویو کمیٹی وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان

مؤلفین
مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم - سید مرتضیٰ حسین فاضل مرحوم

نظرِ ثانی
مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی - مولانا جواد حسین
مولانا شبیہ الحسنین محمدی - مولانا محمد بخش مسلم - بیگم زہرا زیدی

نگران
حافظ محمد اقبال

لے آؤٹ
فنی معاونت
شاہنواز

آرٹ ورک
چغتائی

ٹائیٹل
محمد حفیظ

خطاط
جمیل قریشی تنویر رقم

پروسیسنگ
نثار آرٹ پریس

ناشر
ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور

طابع
دین محمدی پریس بل روڈ۔ لاہور

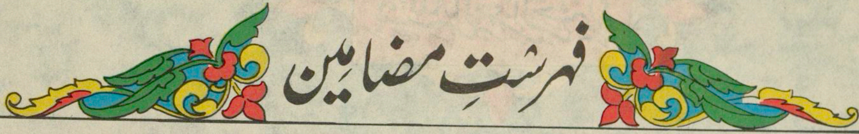
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

حکومتِ پاکستان نے قومی تعلیمی پالیسی مُرتّب کر کے جو مُدبّرانہ فیصلہ کِیا، اُس کے مُطابِق اِسلامیّات/ دِینیّات کے نِصاب اور مقاصِد کے تعیّن کی غرض سے عُلمائے کرام اور ماہرِینِ تعلیم کے کئی مُشترکہ اجلاس اِسلام آباد میں مُنعقد ہُوئے۔ غور و خوض اور بحث و تمحیص کے بعد یہ طے پایا کہ نِصاب میں اِس بات کا خاص طَور پر خیال رکھّا جائے کہ اِس سے طلبہ میں اِسلامی جَذبہ اُبھرے اور اللہ اور رسُولؐ کی محبّت پَیدا ہو۔ اِسلامی سِیرت کی تشکِیل میں مدد مِلے اور وطنِ عزیز سے اُلفت پَیدا ہو جائے اور فرض شناسی اور اِنسان دوستی پر مبنی ایسا معاشرہ تشکِیل پائے، جس پر ہم فخر کر سکیں۔

اِن کتابوں کی تالِیف میں آسان زبان اور بچّوں کی نفسیّات کو ملحُوظ رکھنے کے علاوہ مذکُورہ بالا مَقاصِد کو خُصُوصیّت سے اہمیّت دی گئی ہے۔

مُؤلّفین



فہرستِ مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

- قرآن مجید عربی زبان میں ہے اور عربی زبان کے کُل ۲۸ حرف ہیں۔ اِن حرفوں کو "حُرُوفِ ہجا" کہتے ہیں۔
- عربی میں حرفوں کی آواز ہے: الف با تا ثا جیم حا ......
- جن حرفوں پر نُقطے نہ ہوں، اُنھیں "حُرُوفِ مُہْمَلہ" کہتے ہیں اور جن حرفوں پر نُقطے ہوں، اُنھیں "حروفِ مُعْجَمہ" کہتے ہیں۔

عَرَبی حُرُوف

ا (ء) ب ت ث ج ح خ

د ذ ر ز س ش ص ض

ط ظ ع غ ف ق ك/ک

ل م ن و ہ ی

حُرُوف کی مُختلِف شکلیں

اصلی شکل	اِبتدائی شکل	درمیانی شکل	آخری شکل
ا	ا	ـا	ـا
ب	بـ	ـبـ	ـب
ت	تـ	ـتـ	ـت
ث	ثـ	ـثـ	ـث
ج	جـ	ـجـ	ـج
ح	حـ	ـحـ	ـح
خ	خـ	ـخـ	ـخ
د	د	ـد	ـد
ذ	ذ	ـذ	ـذ
ر - ر	ر - ر	ـر	ـر
ز - ز	ز - ز	ـز	ـز
س	سـ	ـسـ	ـس
ش	شـ	ـشـ	ـش
ص	صـ	ـصـ	ـص
ض	ضـ	ـضـ	ـض
ط	ط	ـط	ـط

ظ	ظ	ظ	ظ
ع	عـ	ـعـ	ـع
غ	غـ	ـغـ	ـغ
ف	فـ	ـفـ	ـف
ق	قـ	ـقـ	ـق
ك ـ ک	کـ	ـکـ	ـک ـ ـك
ل	لـ	ـلـ	ـل
م ـ مِ	مـ	ـمـ	ـم ـ ـم
ن	نـ	ـنـ	ـن
و	و	ـو	ـو
ہ ـ ھ	ھـ	ـھـ ـ ـہـ	ـہ ـ ـہ
ی	یـ	ـیـ	ی



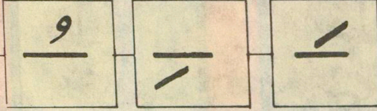
مِلا کر لِکھنے کی مُختلِف شکلیں



اصل	بقر	جبل	حمل	فرح
ہتك	ضرب	غلط	فقط	ظفر
عوض	خدم	شکل	کسر	ملك
غمص	عیب	ثوب	نہض	ثمر

نوٹ : اَساتِذہ بچّوں سے صِرف حُرُوف کی شناخت کرائیں۔





زبر، زیر اور پیش کو حرکت کہتے ہیں اور سب کو حرکات اور جس حرف پر ـَ ـِ ـُ کا نشان ہو، اُس حرف کو مُتحرِّک کہتے ہیں۔ زبر کو فتحہ، زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمّہ بھی کہتے ہیں۔ ہر حرکت کی آواز دھیان میں رکھنی چاہیے۔



مُفرد آواز

اَ بَ تَ ثَ جَ حَ خَ دَ ذَ رَ زَ
سَ شَ صَ ضَ طَ ظَ عَ غَ فَ
قَ كَ لَ مَ نَ وَ هَ ىَ ۞

مُرکّب آواز

اَبَتَ عَطَسَ فَتَحَ غَزَلَ غَلَطَ
نَصَرَ مَنَعَ قَرَضَ هَلَكَ غَرَقَ



مُفرد آواز

اِ بِ تِ ثِ جِ حِ خِ دِ ذِ رِ زِ
سِ شِ صِ ضِ طِ ظِ عِ غِ فِ
قِ كِ لِ مِ نِ وِ هِ ىِ ۞

مُرکّب آواز

رَضِیَ مَزِقَ عَلِمَ رَغِبَ رَحِمَ
قَدِمَ حَسِبَ عَمِقَ سَمِعَ شَرِبَ

ضمّہ یا پیش ـُـ

مُفرد آواز

اُ بُ تُ ثُ جُ حُ خُ دُ ذُ رُ زُ

سُ شُ صُ ضُ طُ ظُ عُ غُ فُ

قُ كُ لُ مُ نُ وُ ہُ ىُ

مُرکّب آواز

عُلِمَ نُصِرَ شُكِرَ حُمِدَ اُسِرَ

طُعِمَ عُزِلَ خُدِمَ مُنِعَ قُبِلَ

سکُون یا جزم ـْـ

یہ ـْـ نشان سکُون یا جزم کہلاتا ہے۔ جس حرف پر یہ نشان ہو، اُسے ساکن کہتے ہیں۔ ساکن حرف سے پہلے حرف پر زبر، زیر یا پیش ہوتا ہے اور ساکن حرف مُتحرِّک سے مل کر آواز دیتا ہے۔

اَوْ اَمْ اَنْ اَلْ اِذْ اِنْ

عُدْ مِنْ قُمْ كُنْ لَمْ كَمْ

خَلَتْ لَهُمْ لَدُنْ اَخِیْ لِمَنْ بِمَنْ

يَدْعُوْ يَفْعَلُ يُرْحَمُ يَكْتُبُ اِرْحَمْ اِنْعَمْ

اَنْعَمْتَ اَكْرَمْتَ خَلْفَهُمْ بَيْنَكُمْ عَلَيْهِمْ

تَنْوِیْن

دوزبر، دوزیر یا دوپیش ایک جگہ ہوں، تو تَنْوِین کہلاتے ہیں۔ تنوین والے حرف کی آواز ایک حرکت والے حرف اور ساکن نُوْن سے مل کر بنتی ہے۔ جیسے اٌُ = اُنْ ، بٌ = بُنْ

دوزبر والے حرف کے بعد اگر ا اور ی آجائے، تو یہ دونوں حرف آواز نہیں دیں گے۔ جیسے:

عَدُوًّا = عَدُوَّنْ اور اَذًی = اَذَنْ

دوزبر ـً

بَابًا بَيْتًا شَهْرًا قَهْرًا عَيْنًا

زَيْدًا بَقَرًا قَلَمًا زَوْجًا حَامِدًا

صَالِحًا كَافِرًا مُؤْمِنًا قَمَرًا مُنِيْرًا

شَمْسًا مَسَاءً ضِيَاءً سَمَاءً شِفَاءً

دوزیر ـٍ

اِبِلٍ كَرَمٍ وَقْتٍ عَقْلٍ مَوْجٍ وَزْنٍ

اَرْضٍ نَاصِرٍ عَرْشٍ لَيْلٍ يَوْمٍ

قَادِرٍ مَالِكٍ صَوْتٍ فَوْتٍ فَاطِرٍ



دو پیش ـــ ٌ

اَبَدٌ صَمَدٌ فَرْدٌ اَمْرٌ اَمِيْنٌ يَسَارٌ
يَمِيْنٌ صَبُوْرٌ بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ قَدِيْرٌ
رَحِيْمٌ صَلْصَالٌ قُرْاٰنٌ سُلْطَانٌ قُرْبَانٌ

تنوین کی مخلوط آوازیں

طَبْعًا فَوْجٍ عِلْمٌ مَرْحُوْمًا
كُفُوًا اَحَدٌ طُغْيَانًا كَبِيْرًا خَيْرًا كَثِيْرًا
رِزْقٌ كَرِيْمٌ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ يَوْمٍ عَظِيْمٍ
لَيَالٍ عَشْرٍ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ زَوْجٍ بَهِيْجٍ
سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ

حُرُوفِ مَدَّہ

یہ تین ہیں : ا ، و ، ی

۱۔ الفِ مدّہ : وہ الف ہے، جو اعراب سے خالی ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہو۔ جیسے مَا ، ھَا ۔

نوٹ : جب الف پر زبر، زیر، پیش یا جزم آجائے، تو اُس وقت اسے ہمزہ کہتے ہیں۔ جیسے أَ إِ أُ أْ۔ ہمزہ جھٹکا دے کر پڑھا جاتا ہے اور حلق سے نکالا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں بعض مقامات پر ہمزہ کی جگہ الف لکھا ہوتا ہے، جو قرآنِ کریم کے مُروّجہ رسم الخط کے مُطابق دُرست ہے۔ ویسے بھی ہمزہ لکھنے کا کوئی ایک طریقہ نہیں۔ یہ مُختلِف مقامات پر مُختلِف طریقوں سے لکھا جاتا ہے۔

۲۔ واوِ مدّہ : جب واو ساکن ہو اور اُس سے پہلے حرف پر پیش ہو۔ جیسے قُوْلُوْا، تُوْبُوْا۔

۳۔ یاءِ مدّہ : جب یا ساکن ہو اور اُس سے پہلے حرف پر زیر ہو۔ جیسے قِیْ، لِیْ۔

الفِ مَدَّہ ـَـ ا

مَا	هَا	ذَا	بَا	تَا	زَادَ دَارَ
مَالَ	اَلَا	كَانَا	قَالَا	لَنَا	شَهِدْنَا عَلَيْنَا
عَلِمْنَا	زِلْزَالَهَا		اَمْثَالُهَا		اَخْبَارَهَا

وَاوِ مَدَّہ ـُـ وْ

نُوْرٌ	صَبُوْرٌ	اُوْفِ	سُوْقَ
قَالُوْا	كَانُوْا	اُصُوْلٌ	قَبُوْلٌ
كُوْنُوْا	قُوْلُوْا	تُوْبُوْا	صَبَرُوْا

حَسِبُوْا يُوْلَدُ يُوْقَدُ
اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ
يُوْرَثُ كَلٰلَةً يُوْعَدُ اَحَدٌ

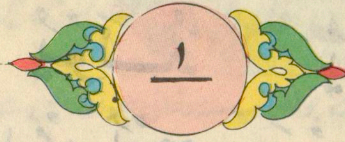
یاءِ مدّہ ـِ ی

اِیْ بِیْ فِیْ قِیْ لِیْ نِیْ بَاقِیْ
عَالِیْ مَالِیْ فَانِیْ تُنْجِیْ تَهْدِیْ تَغْلِیْ تُمْلِیْ
اَخِیْ تَرْمِیْ قَلْبِیْ تَهْتَدِیْ

مخلوط آوازیں مدّات کی پہچان

مَالِكِ قِیْ لِیْ فِیْ حَيَاتِیْ
هِیَ عَصَایَ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا
اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ
قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا
اُوْتِيْتُمْ قَلِيْلًا

کھڑا زبر



قرآنِ مجید میں سادہ زبَر (فتحہ) کے علاوہ زبر کی ایک صُورت یہ بھی ہے ۔ جیسے اٰ، بٰ ۔ اسے کھڑا زبر کہتے ہیں۔
جب الِف کی آواز کو لمبا کرنا ہو، تو ـٰ کا نشان بناتے اور حرف کو لمبی آواز سے پڑھتے ہیں ۔ جیسے آخر، آدم ۔
بس یہی آواز ـٰ کھڑے زبَر کی ہے ۔

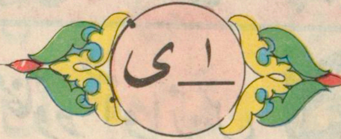
اٰتِ اٰنِ اٰلِ اٰیِ طٰہٰ

ذٰلِكَ سَلٰمٌ اِلٰهٌ كِتٰبٌ اٰدَمُ

مٰلِكٌ هٰذَا وَقٰهُمْ اِسْحٰقَ اِسْمٰعِيلَ

سُبْحٰنَ رَحْمٰنُ فٰكِهِيْنَ

الفِ مقصُورہ

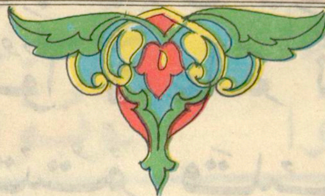


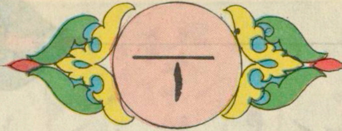
قرآنِ مجید میں کہیں کہیں کھڑے زبر والے حرف کے بعد ایک ی لِکھ دیتے ہیں، جو پڑھنے میں نہیں آتی۔ ایسے کھڑے زبر کو الفِ مقصُورہ کہتے ہیں۔

اٰذٰی اَعْطٰی مَوْلٰی اَهْدٰی بُشْرٰی كُبْرٰی

حُسْنٰی عُقْبٰی مُوْسٰی عِیْسٰی اِصْطَفٰی كَفٰی

اَعْمٰی نَادٰی مُهْتَدٰی مُنْتَهٰی

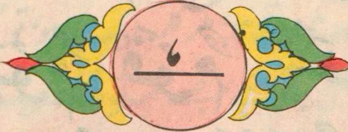




کھڑا زیر

قرآنِ مجید میں عموماً ہ کے نیچے کھڑا زیر لکھا جاتا ہے ٖ - اس صُورت میں ہ کی آواز ھی ہوگی۔

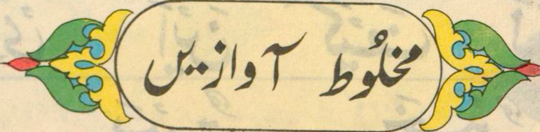
ہٖ بِہٖ هٰذِہٖ فَضْلِہٖ قَوْمِہٖ رُسُلِہٖ
کُتُبِہٖ اٰیَاتِہٖ اِبْرٰهٖمَ بِکَرَمِہٖ



اُلٹا پیش

اس نشان کو اُلٹا پیش کہتے ہیں۔ جس حرف پر یہ نشان ہوگا، اُس کی آواز میں واؤ شامل ہوگی۔
جیسے ہٗ = ھُو

ہٗ لَہٗ عَبْدُہٗ عِنْدَہٗ غَیْرُہٗ رَسُوْلُہٗ
وٗ دَاوٗدَ یَسْتَوٗنَ یَلْوٗنَ



مخلوط آوازیں

اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِکَ اَعْطٰہٗ رِزْقَہٗ سُبْحٰنَہٗ مَلٰٓئِکَتِہٖ
خٰلِدِیْنَ سَمٰوٰتٌ یَحْیٰی سُلَیْمٰنَ



حُرُوفِ لِین

واو اور یاء ساکن سے پہلے حرف پر زبر ہو، تو اُس واو اور یاء کی آواز نرم ہو جاتی ہے، اِس لیے ایسے و اور ی کو حُرُوفِ لین کہتے ہیں۔ جیسے دَوْرٌ ، بَیْتٌ ۔

واوِ لین ــ وْ

لَوْ ضَوْ اَوْ

قَوْلُ حَوْلُ قَوْمُ یَوْمُ خَوْفَ سَوْفَ

اَوْتَادُ اَوْهَامُ اَوْطَانُ اَوْثَانُ

یائے لین ــ یْ

اَیْ کَیْ لَیْ حَیْ شَیْ بَیْ

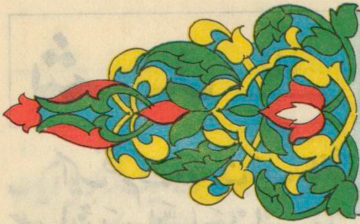
غَیْ رَیْ اَیْنَ کَیْفَ لَیْسَ حَیْثُ

شَیْءٌ بَیْتُ خَیْرُ رَیْبُ

مخلوط آوازیں

لَیْتَ قَوْمُ بَیْتُ اَوْلَادٍ حَوْلَ اَوْطَانٍ

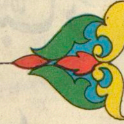
اَیْنَ اَوْهَامُکُمْ لَا رَیْبَ فِیْهِ لَیْسَ خَوْفٌ



مَدِّ مُتَّصِل ~ اور مَدِّ مُنفَصِل ~

مَدّ کے معنی ہیں "کھینچنا"۔ جس حرف پر مَدّ آتا ہے، اُس کی آواز کو کھینچ کر پڑھتے ہیں۔ اگر حُرُوفِ مَدّہ کے بعد ہمزہ یا حَرَکت والا الِف ہو اور کلمہ بھی ایک ہو، تو اسے زیادہ کھینچ کر پڑھتے ہیں اور اُس کی آواز تین الِف بلکہ چار الِف کے برابر لمبی کی جاتی ہے۔ اِس کی علامت حرفِ مدّہ کے اُوپر یُوں ~ لکھی جائے، تو اِسے مَدِّ مُتَّصِل کہتے ہیں۔

جب حرُوفِ مَدّہ کے بعد ہمزہ تو ہو، مگر کلمہ ایک نہ ہو، تو اُنھیں بھی عام حالت سے دو گُنا لمبا پڑھا جاتا ہے اور اُن پر یہ علامت ~ لکھی جاتی ہے، جسے مَدِّ مُنفَصِل کہتے ہیں۔

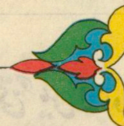


مَدِّ مُتَّصِل

سَمَآءُ سَوَآءُ مَآءُ جَآءَ عَطَآءٍ

رِجَآءً بَلَآءُ وَرَآءَ صَفْرَآءُ

حَدَآئِقَ اُولٰٓئِكَ اِسْرَآءِيلَ



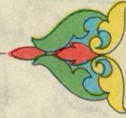
مَدِّ مُنفَصِل

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۔ يٰٓاٰدَمُ ۔ قَالُوْٓا

اَتَجْعَلُ فِيْهَا ۔ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ ۔ اَوْحَيْنَآ اِلٰى

نُوْحٍ ۔ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۔ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ

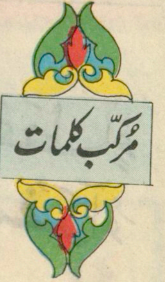
مَنْ اَشَآءُ ۔ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۔ اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا



شدّ ـــّ

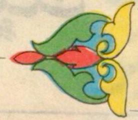
ایک قسم کے دو حرف ایک ساتھ آجائیں (اِنْ نَ) تو ایک پر شد کا نشان ـــّ بنا کر اُس حرف کو دو مرتبہ پڑھتے ہیں
جیسے اِنْ نَ = اِنَّ یا جَلْ لَ = جَلَّ۔ جس حرف پر شد کا نشان ـــّ بنا ہو، اُسے حرفِ مُشَدَّد کہا جاتا ہے۔

اَنَّ ظَنَّ اَلَّا اِلَّا حَجَّ مَكَّةُ
فَجٌّ نَبِيٌّ جَنَّةٌ عِفَّةٌ حَبَّةٍ عِلَّةً
لٰكِنَّ لَعَلَّ اَلَّذِىْ اَلَّذِيْنَ يُسَبِّحُ
نُقَدِّسُ غَفَّارٌ سَتَّارٌ جَبَّارٌ قَهَّارٌ



مُرکّب کلمات

فَجٍّ عَمِيْقٍ سَتَّارُالْعُيُوْبِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
مِنَ الْمُتَّقِيْنَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ



شد کے بعد شد

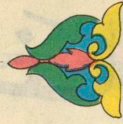
کبھی ایک ہی لفظ میں دو حرفوں پر شدّ ہوتا ہے۔ جیسے مَكْ كِیْ یْ = مَكِّيٌّ میں كَ اور ی پر شد ہے۔ اِس صُورت کو شد بعد شد کہتے ہیں۔

رِبِّيٌّ اُمِّيٌّ ذُرِّيَّةً مُزَّمِّلٌ زَيَّنَّا لِيَذَّكَّرُوْا



مُرکّب کلمات

رَبُّ السَّمٰوٰتِ مَسَّ النَّاسَ مِنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ
يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ هُوَالرَّزَّاقُ زَيَّنَّا السَّمَآءَ
يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ مِنَ الطَّيِّبٰتِ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ



تَنوِین کے بعد شَد

جب کسی شد والے حرف سے پہلے حرف پر تنوین ہو، تو اس تنوین کے بجائے صرف ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش پڑھا جائے گا۔ مثلاً "رِزْقًا لِّلْعِبَادِ" میں اگر ہم تنوین پڑھیں گے، تو اس کی آواز "رِزْقَنْ" ہوگی، لیکن چونکہ اس کے بعد شد ہے اس لیے "رِزْقَنْ" کے بجائے "رِزْقَلْ" پڑھا جائے گا۔ گویا نون کی آواز ساقط ہو جائے گی۔ آواز میں یہ تبدیلی اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب تنوین کے بعد ی، ر، م، ل، و، ن میں سے کوئی مُشدّد حرف آئے۔

لِکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ	مُحَمَّدُ رَّسُولُ اللهِ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ	غَفُورُ رَّحِيمٌ
رِزْقًا لِّلْعِبَادِ	رِزْقَ لِّلْعِبَادِ
مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ	مَوْعِظَةَ لِّلْمُتَّقِيْنَ
ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ	ظُلُمٰتِ لَّا يُبْصِرُوْنَ

اگر تشدید والا حرف م، ن، و یا ی ہو، تو نونِ تنوین کی آواز نونِ غنّہ کی طرح ادا کی جائے گی۔ جیسے

لِکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ
قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ	قَوْمُ مِّنْ قَوْمٍ
وَكُلًّا نَّقُصُّ	وَكُلَّ نَّقُصُّ
شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ	شُعَيْبَ وَّالَّذِيْنَ
طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ	طٰٓئِرِ يَّطِيْرُ

اِدْغَام

(۱) ادغام کے معنی ہیں "دو حرفوں کو آپس میں ایک کر دینا"۔ اس قسم کے حُرُوف ہم مخرج ہوتے ہیں۔ یعنی ایسے حُرُوف جو مُنْہ کے کسی ایک حصّے سے ادا ہوتے ہیں یا قریب المخرج، جو مُنْہ کے اُن حصّوں سے ادا ہوتے ہیں، جو پاس پاس واقع ہوں۔ ادغام کو ظاہر کرنے کے لیے اس حرف پر علامتِ تشدید ّ لگا دی جاتی ہے۔

(۲) ادغام میں پہلا حرف ساکن اور دُوسرا حرکت والا ہوتا ہے۔ جو حرف ساکن ہوتا ہے، اُس کی آواز ادا نہیں کی جاتی، بلکہ وُہ حرکت والے حرف کی آواز اختیار کر لیتا ہے۔ مثلاً "مِنْ رَّبٍّ" کو "مِرْ رَبٍّ" پڑھا جائے گا۔ گویا "ن" کی آواز ادا نہیں کی جائے گی۔

(۳) اگر حرفِ ساکن "ن" ہو اور "و" یا "ی" سے پہلے آئے، تو وہاں اس کی آواز نُون غُنّہ کی ہوتی ہے۔ مثلاً "مِنْ وَّلِيٍّ" کو "مِنْوْ وَلِيٍّ" پڑھا جائے گا۔

مِنْ رَّبٍّ	مِنْ رَّبِّهِمْ	مِنْ مَّآءٍ	مِنْ نُّوْرٍ
مِنْ وَّلِيٍّ	مِنْ نَّبِيٍّ	مَنْ لَّا	قُلْ لَّا
قُلْ رَّبِّيْ	كِدْتَّ	اَحَطْتُّ	مَهَّدْتُّ
عَبَدْتَّ	عَبَدْتُّمْ	لَكُمْ مَّا	اِذْ ظَّلَمُوْا
اَنْ لَّيْسَ	هَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ	لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ	

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ



شمسی اور قمری حرُوف

شمسی حرُوف چودہ ہیں : ت ، ث ، د ، ذ ، ر ، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ل ، ن ۔ ان سے پہلے جب ال بڑھایا جاتا ہے، تو ل کی آواز ادا نہیں کی جاتی ، جیسے اَلشَّمْسُ = اَشَّمْسُ

اَلتُّرَابُ اَلثَّوْرُ اَلدَّارُ اَلذَّيْلُ اَلرَّجُلُ
اَلزَّيْتُوْنُ اَلسَّبِيْلُ اَلشَّكُوْرُ اَلصَّبُوْرُ اَلضِّيَاءُ
اَلطُّلُوْعُ اَلظُّهُوْرُ اَللَّيْلُ اَلنَّهَارُ

قمری حرُوف بھی چودہ ہیں : ا ، ب ، ج ، ح ، خ ، ع ، غ ، ف ، ق ، ك ، م ، و ، ہ ، ی ۔ ان سے پہلے ال بڑھایا جاتا ہے تو ل کی آواز ادا کی جاتی ہے ۔ جیسے اَلْقَمَرُ کو اَلْ قَمَرُ

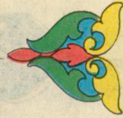
اَلْاَرْضُ اَلْبَابُ اَلْجَمَلُ اَلْحَمْدُ اَلْخَيْرُ
اَلْعِلْمُ اَلْغَيْبُ اَلْفَقِيْرُ اَلْقَدَمُ اَلْكَنْزُ
اَلْمَرَضُ اَلْوَاحِدُ اَلْهَادِىْ اَلْيَوْمُ



مخلوط سبق

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۔ طَعَامِ
الْمِسْكِيْنِ ۔ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ ۔ وَالضُّحٰى
وَالَّيْلِ[1] اِذَا سَجٰى ۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا
الْكٰفِرُوْنَ ۔

[1] قرآن مجید میں اَللَّيْلُ کو اَلَّيْلُ لکھا جاتا ہے۔



نون کو میم سے بدلنا

جب ساکن نُون یا تنوین کے بعد حرف ب آئے تو اِس نُون کی آواز میم کی آواز ہو جاتی ہے اور اسے ظاہر کرنے کے لیے ایک چھوٹی سی م لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً مِنْ بَعْدِیْ کی آواز مِنْ بَعْدِیْ (مِمْ بَعْدِیْ) ہونا چاہیے۔

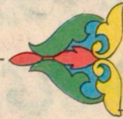
مِنۢ بَعْدِیْ ذَنۢبٌ سُنۢبُلَةٌ مِنۢبَرٌ

اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ اَنۢبِیَآءَ اللّٰهِ مِنۢ بَیْنِ یَدَیْهِ

یَنۢبُوْعًا اَنۢبِئُوْنِیْ عَنۢ بَیِّنَةٍ

سَابِقٌۢ بِالْخَیْرَاتِ اَبَدًاۢ بِمَا كَافِرٍۭ بِهٖ

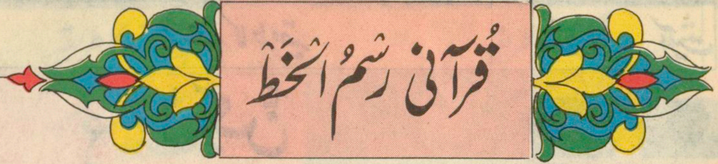
خَبِیْرًاۢ بَصِیْرًا قَالَ یٰاٰدَمُ اَنۢبِئْهُمْ



نُونِ قطنی

قُرآنِ مجید میں کبھی کبھی آخری حرف کی تنوین کے بعد ساکن حرف آتا ہے۔ اس حرف کو ملانے کے لیے تنوین کی ایک حرکت کو زیر والے ن سے بدل دیتے ہیں اور یہ نُون تنوین والے حرف اور ساکن حرف کے درمیان (نِ) لکھ دیتے ہیں۔ یہ نُون "نُونِ قُطنی" کہلاتا ہے۔ جیسے خَیْرًا نِ الْوَصِیَّةُ۔ اسے خَیْرَنِلْوَصِیَّةُ پڑھتے ہیں۔ ایسے ہی عَلِیْمُ نِ الَّذِیْ کو عَلِیْمُ نِلَّذِیْ پڑھا جائے گا۔

شَدِیْدُ نِ الَّذِیْ ۔ شَیْبًا نِ السَّمَآءُ ۔ مَثَلًا نِ الْقَوْمُ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ نِ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۔ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ ۝ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ نِ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝



آپ پہلے پڑھ چُکے ہیں کہ قرآن مجید میں بعض حرف لکھے جاتے ہیں، لیکن بولے نہیں جاتے۔ یہاں ان الفاظ کی فہرست دی جاتی ہے، جن میں ایسے حُرُوف موجود ہیں۔ قرآنِ مجید پڑھتے وقت ان حُرُوف کا خیال رکھیے۔ جو حُرُوف بولنے میں نہیں آتے، اُن پر یہ نشان × لگا دیا گیا ہے۔

شمار	لکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ	سُورۃ	آیت
۱	اَنَاْ	اَنَ	قرآن میں جہاں بھی آئے	
۲	اَوْیَعْفُوَاْ الَّذِیْ	اَوْیَعْفُوَ لَّذِیْ	۲	۲۳۷
۳	اَفَاْئِنْ مَّاتَ	اَفَـئِنْ مَّاتَ	۳	۱۴۴
۴	لَاْ اِلَى اْللّٰهِ	لَاِلَى اللّٰهِ	۳	۱۵۸
۵	مَلَاْ ئِهٖ	مَلَـئِهٖ	۷	۱۰۳
۶	لَاْ اَوْضَعُوْاْ	لَاَوْضَعُوْ	۹	۴۷
۷	مَلَاْ ئِهِمْ	مَلَـئِهِمْ	۱۰	۸۳
۸	ثَمُوْدَاْ	ثَمُوْدَ	۱۱	۶۸
۹	اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاْ	اُمَمٌ لِّتَتْلُوَ	۱۳	۳۰
۱۰	لَنْ نَّدْعُوَاْ	لَنْ نَّدْعُوَ	۱۸	۱۴
۱۱	لِشَاْیْءٍ	لِشَیْءٍ	۱۸	۲۳

شمار	لکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ	سورۃ	آیت
۱۲	لٰكِنَّا	لٰكِنَّ	۱۸	۳۸
۱۳	لَا اَذْبَحَنَّهٗ	لَاَذْبَحَنَّهٗ	۲۷	۲۱
۱۴	لِيَرْبُوَا	لِيَرْبُوَ	۳۰	۳۹
۱۵	بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا	بِللّٰهِ الظُّنُوْنَ	۳۳	۱۰
۱۶	اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا	اَطَعْنَ رَّسُوْلَ	۳۳	۶۶
۱۷	فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا	فَاَضَلُّوْنَ سَّبِيْلَ	۳۳	۶۷
۱۸	لَا اِلَى الْجَحِيْمِ	لَاِلَلْجَحِيْمِ	۳۷	۶۸
۱۹	لِيَبْلُوَا	لِيَبْلُوَ	۴۷	۴
۲۰	نَبْلُوَا	نَبْلُوَ	۴۷	۳۱
۲۱	فَانْفُذُوْا	فَنْفُذُوْ	۵۵	۳۳
۲۲	لَا اَنْتُمْ	لَاَنْتُمْ	۵۹	۱۳
۲۳	سَلٰسِلَا	سَلٰسِلَ	۷۶	۴
۲۴	قَوَارِيْرَا	قَوَارِيْرَ	۷۶	۱۶،۱۵
۲۵	كَانُوْا	كَانُوْ	قرآن میں جہاں بھی آئے	
۲۶	قَالُوْا	قَالُوْ	″ ″	″

شمار	لکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ	سورۃ	آیت
۲۷	فَادْعُ	فَدْعُ	قرآن میں جہاں بھی آئے	
۲۸	صَلٰوتُكَ	صَلٰتُكَ	〃 〃	〃
۲۹	اٰتُوا الزَّكٰوةَ	اٰتُزَّكَاةَ	〃 〃	〃
۳۰	اُولُوا الْاَرْحَامِ	اُلُلْاَرْحَامِ	〃 〃	〃
۳۱	اُولِى الْاَمْرِ	اُلِلْاَمْرِ	〃 〃	〃
۳۲	عَلٰى ـ مَتٰى	عَلَا ـ مَتَا	〃 〃	〃
۳۳	اِلٰى	اِلَا	〃 〃	〃
۳۴	هُدًى	هُدًا	〃 〃	〃
۳۵	يُجْبٰى	يُجْبَا	〃 〃	〃
۳۶	عَلَى الْاَرْضِ	عَلَلْ اَرْضِ	〃 〃	〃
۳۷	عَلَى اسْتِحْيَآءٍ	عَلَسْتِحْيَآءٍ	〃 〃	〃
۳۸	اِلَى الصَّلٰوةِ	اِلَصَّلَاةِ	〃 〃	〃
۳۹	هَوٰاهُ	هَوَاهُ	〃 〃	〃
۴۰	مَوْلٰنَا	مَوْلَنَا	〃 〃	〃
۴۱	نَرٰاكَ	نَرَاكَ	〃 〃	〃

حُرُوفِ مُقطّعات

قُرآنِ مجید کی کچھ سُورتوں کے شروع میں نیچے لکھے ہُوئے حُرُوف موجود ہیں۔ ان کی تعداد ۱۴ ہے۔ یہ حُرُوف "حُرُوفِ مُقطّعات" کہلاتے ہیں۔ اِن کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک حرف کا نام علیحدہ علیحدہ لیا جائے مثلاً الٓمّٓ کو الف لاؔم مِّیمْ پڑھا جائے گا۔

آیت نمبر	سُورۃ نمبر	تَلَفُّظ	حُرُوفِ مُقطّعات	شُمار
۱	۳۸	صَآدْ	صٓ	۱
۱	۵۰	قَآفْ	قٓ	۲
۱	۶۸	نُوْنْ	نٓ	۳
۱	۲۰	طَا هَا	طٰهٰ	۴
۱	۲۷	طَا سِیْنْ	طٰسٓ	۵
۱	۳۶	یَا سِیْنْ	یٰسٓ	۶
۱	۴۰	حَا مِیْمْ	حٰمٓ	۷
۱	۲	اَلِفْ لَآمِّیْمْ	الٓمّٓ	۸
۱	۱۰	اَلِفْ لَآمْ رَا	الٓرٰ	۹
۱	۲۶	طَا سِیْمِّیْمْ	طٰسٓمّٓ	۱۰
۲	۴۲	عَیْنْ سِیْنْ قَآفْ	عٓسٓقٓ	۱۱
۱	۷	اَلِفْ لَآمِّیْمْ صَآدْ	الٓمّٓصٓ	۱۲
۱	۱۳	اَلِفْ لَآمِّیْمْ رَا	الٓمّٓرٰ	۱۳
۱	۱۹	کَآفْ هَا یَا عَیْنْ صَآدْ	کٓهٰیٰعٓصٓ	۱۴

رُمُوزِ اَوقاف

قرآنِ مجید کی تلاوت میں مُختلف مقامات پر اشارے دِیے ہُوئے ہیں کہ تلاوت کے دَوران میں کہاں رُکنا چاہیے۔ اِنھیں "رُموزِ اوقاف" کہتے ہیں۔ ایسے مشہُور اشارے ذیل میں درج ہیں :۔

۱	○	وَقْفِ تَام	ضرُور ٹھہرنا چاہیے۔ آیت ختم ہوگئی۔
۲	م۔م	وَقْفِ لَازِم	ضرُور ٹھہرنا چاہیے۔
۳	ط	وَقْفِ مُطْلَق	یہاں بھی ٹھہرنا چاہیے۔
۴	ج	وَقْفِ جَائِز	یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔ نہ ٹھہرنا بھی جائز ہے۔
۵	ز۔ز	وَقْفِ مُجَوَّز	یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
۶	ص	وَقْفِ مُرَخَّص	مِلا کر پڑھنا چاہیے۔
۷	ق	قِيْلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ	یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
۸	لا لا	لَا وَقْفَ عَلَيْهِ	یہاں نہ ٹھہرنا بہت بہتر ہے۔
۹	قِفْ	يُوْقَفُ عَلَيْهِ	ٹھہرنا بہتر ہے۔
۱۰	صل	قَدْ يُوْصَلُ	ٹھہریں یا نہ ٹھہریں۔
۱۱	صلے	اَلْوَصْلُ اُوْلٰى	بہتر ہے کہ نہ ٹھہریں۔
۱۲	∴ ∴	مُعَانَقَة	جب ایسے نقطے کِسی لفظ یا جملے سے پہلے اور بعد آئیں تو کسی ایک جگہ ٹھہریں اور دُوسری جگہ نہ ٹھہریں۔
۱۳	ك	كَذَالِكَ	جو اِشارہ پہلے تھا، وُہی اِس جگہ ہے۔
۱۴	سجدہ	سَجْدَہ	آیت تمام کر کے سجدہ کرنا چاہیے۔

سُورَةُ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ ۚۖ

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ ۗ

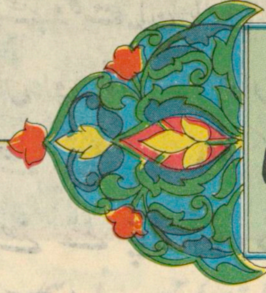
لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ

شَهْرٍ ۝٣ ۗ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ

فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝٤ ۛۙ

سَلٰمٌ ۛ قف هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

اَساتذہ رُموزِ اَوقاف کے مُطابِق بچّوں کو یہ سُورت پڑھائیں ۔



آدابِ تِلاوت

قُرآنِ پاک عام کتابوں کی طرح نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں کا نچوڑ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب کتابوں سے بہتر ہے۔ ہم سب مُسلمان اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ روزانہ اس کو پڑھیں۔ اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہُت ثواب مِلتا ہے۔ اس میں ہمیں نیکی بدی کی ساری باتیں بتائی گئی ہیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اس کے ایک ایک حَرف پڑھنے پر دس دس نیکیوں کا ثواب مِلتا ہے۔ اس کا مَطلَب یہ ہے کہ اگر ہم سُورۂ بقرہ کا پہلا لفظ الٓمّٓ پڑھیں، تو چُونکہ "الِف" ایک حَرف ہے "لام" دُوسرا حرف ہے اور میم تیسرا، اس لیے ہمیں اس ایک لفظ کے پڑھنے پر پُوری تیس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہم شوق سے سارا قُرآن شریف پڑھیں گے تو ہمیں کتنی ڈھیر ساری نیکیاں مِلیں گی اور اللہ تعالیٰ الگ خُوش ہوگا۔ قُرآن پڑھنا اور دُوسروں کو پڑھانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے، "تُم مُسلمانوں میں بہترین شخص وُہ ہے، جو خُود قُرآن پڑھے اور دُوسروں کو بھی اس کی تعلیم دے۔"

قُرآنِ شریف کو پڑھتے وقت اِن باتوں کا خاص طَور پر خیال رکھنا چاہیے :

۱ ہمارا جِسم ، لِباس اور وُہ جگہ، جہاں ہم قُرآن پڑھیں ، پاک ہونے چاہییں۔ قُرآنِ شریف پڑھنے سے پہلے وُضُو کرنا چاہیے ۔

۲ قُرآنِ شریف پڑھنے سے پہلے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ اور بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ پڑھیں ۔

۳ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں ۔

۴ جب قُرآنِ شریف پڑھا جائے، تو خاموش ہو جائیں اور غور سے سُنیں ۔

۵ قُرآنِ شریف کو رِحل پر یا کسی اُونچی چیز پر رکھ کر پڑھیں ۔ ہاتھوں پر اُٹھا کر بھی پڑھ سکتے ہیں ۔

۶ پڑھتے وقت اِدھر اُدھر کی باتیں نہ کریں ۔

قُرآنِ شریف اللہ تعالیٰ کی وُہ کتاب ہے، جو چودہ سَو برس سے مُسلمانوں کے سینوں میں محفُوظ ہے ۔ لاکھوں اور کروڑوں مُسلمان ہر روز اِسے پڑھتے اور ثواب حاصِل کرتے ہیں ۔





نماز اور اُس کے اَوقات

اُس اللہ کا ہمیں شُکر اَدا کرنا چاہیے، جس نے ہمیں پیدا کیا ۔جس نے ہمیں ماں باپ جیسی نِعمت دی اور کھانے پینے کی تمام اچھّی اچھّی چیزیں بخشیں ۔آؤ، ہم نماز پڑھ کر اُس کی نِعمتوں کا شُکر کرنا سیکھیں ۔ نماز پڑھنے کے بڑے فائِدے ہیں۔نماز کی وجہ سے ہم صاف سُتھرا رَہنے کی عادَت ڈالتے ہیں ۔چاق و چوبند اور چوکس رہتے ہیں وقت کی پابندی کا خیال رکھتے ہیں ۔ بُری صُحبت سے بچے رہتے ہیں اور نیک لوگوں سے میل جول بڑھاتے ہیں ۔

جس طرح روزانہ سُورَج صُبح سویرے وقت پر نِکلتا ہے، مَوسم اپنے وقت پر آتے جاتے ہیں، ٹھیک اِسی طرح نماز پڑھنے کا بھی وقت مُقرّر ہے ۔

نمازیں دِن اور رات میں پانچ دفعہ پڑھی جاتی ہیں ۔اِن کے نام یہ ہیں: فجر، ظُہر، عَصر، مَغرِب اور عِشاء ۔

فجر کا وَقت	پَو پھٹنے سے سُورَج نِکلنے سے ذرا پہلے تک رہتا ہے ۔
ظُہر کا وَقت	دِن کے ڈھلنے سے عَصر کی نماز سے پہلے تک باقی رہتا ہے ۔
عَصر کا وَقت	دِن کے آخری حِصّے میں سُورَج ڈُوبنے سے پہلے تک باقی رہتا ہے ۔
مَغرِب کا وَقت	اُس وَقت شرُوع ہوتا ہے، جب سُورَج غرُوب ہو جاتا ہے اور مَغرِب

کے بعد عِشاء کی نماز کا وَقت شرُوع ہو جاتا ہے، جو رات گئے تک رہتا ہے ۔نماز کا پُورا پُورا ثواب اُس وَقت مِلتا ہے، جب ہم اِسے ہر روز پابندی کے ساتھ پڑھیں ۔

سِیرتُ النّبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

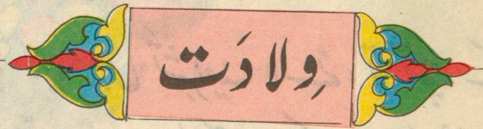
وِلادت کے وقت معاشرے کی حالت

ہمارے رسُولِ پاک، صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ، جب پیدا ہُوئے، اُس وقت ساری دُنیا میں جہالت کا اَندھیرا چھایا ہُوا تھا۔ کہیں بھی کوئی قوم پُوری طرح اُس خُدا کا نام نہیں لیتی تھی، جس نے زمین کا فرش ہمارے پاؤں تلے بچھایا، جس نے یہ خُوب صُورت آسمان پیدا کیا اور ہمارے لیے اَناج اور طرح طرح کے پھل اُگائے۔ سب جگہ بُتوں کی پُوجا ہوتی تھی۔ یہ تو دُنیا کا حال تھا اور عرب تو خُدا کو بالکُل ہی بھُولے ہُوئے تھے۔ وُہ بہُت سے خاندانوں اور قبیلوں میں بَٹے ہُوئے تھے اور ہر خاندان اور قبیلہ اپنا اپنا الگ بُت رکھتا تھا، جیسے کبھی پتّھر کو تراش کر بناتے اور کبھی لکڑی کو چیر کر۔ آٹے کے بنے ہُوئے بُت بھی اُن میں پائے جاتے تھے۔ اُن سب کو وُہ خُدا کے بجائے سچ مُچ کے خُدا سمجھے بیٹھے تھے۔

وُہ اُن جھُوٹے خُداؤں کی پُوجا کرتے، اُن کے سامنے جھُکتے اور سجدہ کرتے اور اُن پر بڑے بڑے چڑھاوے چڑھاتے۔ اُن کو اِتنی سی بات کی بھی خبر نہ تھی کہ پُوجا تو اُس خُدا کی ہونی چاہیے، جو سب کا مالِک ہے، جو سب کو روزی دیتا ہے

اور سب کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے ۔ یہ پتّھر، لکڑی اور آٹے کے بُت بھلا انسان کے کیا کام آ سکتے ہیں ۔ عربوں میں بُتوں کی پوجا کے علاوہ اور بھی خرابیاں تھیں۔ یہ آپس میں ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہتے ۔ ایک دفعہ دو قبیلوں میں لڑائی ہو جاتی، تو برسوں جاری رہتی اور ایسا بھی ہُوا کہ لڑائی لمبی ہو گئی اور چالیس چالیس سال اِسی میں گزر گئے ۔ عربوں کو جوئے کی لت بھی تھی ۔ جوا کھیلتے اور اس پر فخر کرتے ۔ ایک دُوسرے پر اِلزام بھی دھرتے اور اپنے دُشمنوں کو بُرے بُرے ناموں سے بھی یاد کرتے ۔ جھوٹ بولنے اور چغلی کھانے کو کوئی بُرائی نہ سمجھتے ۔ گھر میں اگر لڑکی پیدا ہوتی، تو خُوش ہونے کے بجائے نفرت ظاہر کرتے ۔

پیارے بچّو! یہ وُہ حالات تھے، جب ہمارے نبیِؐ پاک پیدا ہُوئے ۔ اگلی جماعتوں میں آپ پڑھیں گے کہ نبیِؐ کریم نے کس طرح اپنی اچھّی عادتوں اور عُمدہ باتوں کے ذریعے اِس قدر گندے لوگوں کو ایک خُدا کی عبادت کرنے والا، سچ بولنے والا اور ایک دُوسرے کے کام آنے والا بنا دیا ۔



وِلادت

اللہ کے پیارے نبی حضرتِ مُحمّد، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ، مکّے میں خاندانِ قُریش کی ایک شاخ بنُو ہاشم کے گھرانے میں پیدا ہُوئے ۔ یہ رَبیعُ الاَوّل کا مہینہ اور صُبحِ صادِق کا وقت تھا ۔ آپؐ جس سال پیدا ہُوئے، اُسے "عامُ الفیل" کہتے ہیں ۔ "عام" کے معنی "سال" اور "فیل" کے معنی "ہاتھی" کے ہیں ۔ اِس کو "عامُ الفیل" اِس وجہ سے کہتے ہیں کہ اِس سال ایک بادشاہ (اَبرہہ) نے

ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ کعبے پر حملہ کیا تھا۔ اللہ نے اپنے گھر کی حفاظت خُود کی اور اِس حملے کو ناکام بنا دیا۔ قُریش کا قبیلہ جس میں آنحضرتؐ پیدا ہُوئے تھے، عَرَبوں میں بڑی عِزّت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔

آپؐ کا حُلیۂ مُبارک

اللہ کے پیارے نبی حضرتِ مُحمّد، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ، کا چہرۂ مُبارک بہُت پیارا تھا۔ درمیانہ قد، نہ بہُت لمبا نہ بہُت چھوٹا۔ سینہ کُشادہ، چہرہ رَوشن، رَنگ سُرخ اور سفید، بال عُمدہ، ماتھا چوڑا، آنکھیں بڑی بڑی، جن میں سُرخ ڈورے پڑے ہُوئے تھے۔ دانت ایسے سفید اور چمکتے ہُوئے جیسے موتی۔ صِحّت بہُت اچھّی۔ گویا کہ آپؐ بے حد خُوب صُورت تھے۔

آنحضرتؐ کی پرورِش

آنحضرت، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ، دُنیا میں تشریف لائے، تو آپؐ کے والدِ ماجد، حضرتِ عَبدُ اللہ، اِنتقال فرما چُکے تھے، اِس لِیے آپؐ کے دادا، حضرتِ عَبدُ المُطّلِب آپؐ کو خانۂ کعبہ میں لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کا شُکر اَدا کیا، دُعائیں مانگیں اور پوتا پیدا ہونے کی خُوشی میں قُریش کو کھانا کھلایا اور آپؐ کا نام "مُحمّدؐ" رکھّا، جو پہلے کسی بچّے کا نام نہیں تھا۔ عرب کے اَچھّے گھرانوں میں رَواج تھا کہ بچّوں کو پرورِش کی خاطر دایہ کو دے دیتے، جو اُن کو شہر سے دُور صاف سُتھرے دیہات میں لے جاتیں اور وَہاں رکھ کر اچھّی طرح اُن کی دیکھ بھال کرتیں۔

اس رواج کے مُطابق جناب عَبدُالمُطَّلِب نے آپؐ کو حضرتِ حلیمہؓ کے سُپرد کر دیا، جو بہت نیک بی بی تھیں۔ لوگوں کی نظر میں جو بچّے دیہات میں رہ کر پرورِش پاتے، اُن کو دو فائدے پہُنچتے۔ ایک تو وُہ توانا اور تندرُست ہوتے، دُوسرے اچھّی طرح عرَبی زبان سیکھ لیتے، کیونکہ اُن دِنوں اچھّی اور خالِص عرَبی زُبان وُہ لوگ بولتے تھے، جو شہر سے دُور خیموں میں رہتے تھے۔

جب آپؐ کی عُمر چار برس کی ہُوئی، تو حضرتِ حلیمہؓ آپؐ کو واپس لائیں اب آپؐ اپنی والدۂ ماجدہ کے پاس رہنے لگے۔ آپؐ کی عُمر ابھی چھے برس ہی کی تھی کہ والدۂ ماجدہ حضرتِ آمِنہ کا اِنتقال ہوگیا اور جب آپؐ آٹھ برس کے ہُوئے، تو دادا بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اُس وقت آنحضرتؐ کے چچا ابُوطالب نے آپؐ کی پرورِش کا ذِمّہ لیا اور آپؐ اُنھی کی شفقت کے سائے میں پلے اور جوان ہُوئے اور آگے چل کر ساری دُنیا کے یتیموں اور غریبوں کے والی اور ہمدَرد بنے۔





اَخلاقیات

۱۔ دُوسروں کی چیز پُوچھ کر اِستعمال کرنا



گھر میں بہن بھائی اِکٹھے رہتے ہیں۔ سب کی چیزیں اپنی اپنی جگہ رکھّی رہتی ہیں، مگر کُچھ بچّے شرارتیں کرتے ہیں اور ایک دُوسرے کی چیزیں پُوچھے بغیر اُٹھا لیتے ہیں۔ بھائی جان ہمیشہ کہتے ہیں، کسی کی چیز نہ اُٹھایا کرو اور جو چیز جہاں رکھّی ہو، وہاں سے نہ ہٹاؤ، کیونکہ کام کرتے وَقت پریشانی ہوتی ہے، مگر اکثر بچّے خیال نہیں کرتے۔ سکُول جاتے ہیں، تو وہاں بھی یہی ہوتا ہے۔ کوئی کسی کی کاپی اُٹھا لیتا ہے، کوئی کتاب چُھپا لیتا ہے۔ ایک کہتا ہے، ماسٹر صاحب! میرا قلم کھو گیا۔ دُوسرا پُکارتا ہے، جناب! میری کتاب گُم ہو گئی۔ یہ دیکھیے، اِس کے پاس ہے۔ اِس پر میرا نام لکھّا ہے، بغیر پُوچھے اُٹھا لی ہے اور مَیں اِدھر اُدھر ڈُھونڈتا رہا۔ ماسٹر صاحب وُہ کتاب اُسے دِلوا دیتے ہیں اور کہتے ہیں، بچّو! دُوسروں کی چیز بغیر پُوچھے نہ اُٹھایا کرو۔ جو چیز جہاں سے لو، وہاں رکھّو تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ پُوچھے بغیر لوگوں کی چیزیں اُٹھانا چوری ہے۔ چوری بہت بڑا گُناہ ہے۔ دُنیا میں چور کو سب بُرا سمجھتے ہیں، اِس لیے چوری سے بچو۔ اگر گری پڑی کوئی چیز کہیں سے ملے، تو اُس کے مالک کو پہُنچاؤ۔ اَچھے بچّے کبھی بھی کسی کی کوئی چیز اِجازت کے بغیر اِستعمال نہیں کرتے۔

۲- جھُوٹ بولنا گُناہ ہے



آج صُبح جماعت میں سب لڑکیاں حاضر تھیں۔ اُستانی جی بہُت خُوش ہُوئیں۔ اُستانی جی نے ایک لڑکی سے گھر کا کام دِکھانے کو کہا۔ اُس لڑکی نے کھڑے ہو کر کہا "اُستانی جی! مَیں بیمار تھی، اِس لیے سکُول کا کام نہ کر سکی"۔ اُس کے برابر بیٹھی ہُوئی دُوسری لڑکی بولی "جی، مَیں کل اِس کے گھر گئی تھی۔ ہم دونوں دِن بھر ساتھ کھیلتی رہیں۔ یہ جھُوٹ بولتی ہے"۔ یہ سُن کر سب لڑکیاں ہنس پڑیں۔ اُستانی جی نے کہا، "دیکھو، جھُوٹ بولنے سے اِس کی کِتنی ذِلّت ہُوئی۔ پھر اللہ بھی ناراض ہوتا ہے۔ قُرآنِ مجید میں جھُوٹے کو بہُت بُرا کہا گیا ہے۔ ہمارے پیارے نبی نے فرمایا ہے کہ مُسلمان جھُوٹ نہیں بول سکتا۔ جھُوٹے کی بات پر کوئی یقین نہیں کرتا۔ جھُوٹ بولنے والے کی اپنے ساتھیوں میں کوئی عِزّت نہیں رہتی۔ پھر جھُوٹ بولنے کی ضرُورت ہی کیا ہے۔ سچ بولنے سے خُدا بھی خُوش ہوتا ہے اور عِزّت بھی بڑھتی ہے"۔

سب لڑکیاں اُستانی جی کی باتیں سُن کر مان گئیں کہ سچ بولنے میں عِزّت ہے اور اُس لڑکی نے کہا، "مَیں اب ہمیشہ سچ بولُوں گی"۔

۳- اچھّا برتاؤ کرنا



اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو پَیدا کیا۔ محبّت کرنے والے ماں باپ دِیے۔ ہمارے چھوٹے بڑے بہن بھائی ہیں۔ ہم بہن بھائی مِل جُل کر رہتے ہیں۔ سکُول میں ہمارے اُستاد بہُت مہربان ہیں۔ سب لڑکے بھائی بھائی ہیں اور لڑکیاں آپس میں بہنیں ہیں۔ پڑھنے میں ایک دُوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ ہم ایک دُوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ کسی کا دِل نہیں دُکھاتے۔ کھیلنے میں کسی کو نہیں ستاتے۔

ہم مُسلمان ہیں مُسلمان اپنی زبان اور ہاتھ سے کِسی کو دُکھ نہیں دیتا۔ میل محبّت سے رہنا اچھّی عادت ہے۔ میل جول سے دوستی بڑھتی ہے۔ لڑائی جھگڑے نہیں ہوتے۔ پڑھنے میں دل لگتا ہے۔ جماعت میں کام کرنے کو جی چاہتا ہے۔ گھر میں ہنسی خُوشی رہتی ہے۔ وقت بیکار نہیں جاتا۔ سکُول ہو یا گھر، آدمی مِل جُل کر رہے، اتّحاد، اتّفاق سے رہے، تو بڑی عزّت حاصل کرتا ہے۔ جو دُوسروں سے اچھّا برتاؤ کرے گا، وُہی اچھّا مُسلمان کہلائے گا۔ ہم سچّے مُسلمان اور اچھّے پاکستانی ہیں۔ ہم اپنے بڑوں، چھوٹوں، گھر والوں، محلّے والوں اور سکُول کے ساتھیوں کے ساتھ اچھّا برتاؤ کرتے ہیں۔ ہمارے دِین کی بھی یہی تعلیم ہے۔

۴۔ چُغلی سے پرہیز



چُغلی بہُت بُری عادت ہے۔ اللہ اِسے پسند نہیں کرتا۔ چُغلی کھانے کا مَطلَب ہے دُوسروں کی بُرائی کرنا۔ اسد اور ولی ہم جماعت اور دوست تھے۔ دونوں کے گھر بھی پاس پاس تھے۔ مِل کر کھیلتے، کام کرتے، پڑھتے اور ایک دُوسرے کی مدد کرتے تھے۔ اکبر بھی اُنھی کی جماعت میں پڑھتا تھا۔

ایک دِن اسد اور اکبر میں جھگڑا ہُوا اور دونوں ایک دُوسرے سے ناراض ہو گئے۔ چھُٹّی ہُوئی، تو اکبر، مُنوّر کے ساتھ اُس کے گھر چلا گیا اور اسد اپنے گھر۔

دُوسرے دِن جب سکُول آئے۔ جماعت میں کام شرُوع ہُوا، تو ماسٹر صاحِب نے کہا، ”ہمیشہ وقت پر سکُول آؤ۔ چُھٹّی ہو، تو سِیدھے گھر جاؤ۔ دیر میں پہُنچو گے، تو ماں باپ پریشان ہوں گے“۔ اسد بول اُٹھا، ”ماسٹر صاحِب! اکبر سکُول سے گھر نہیں جاتا، وُہ کل مُنوّر کے ہاں گیا تھا“۔ وَلی نے ٹوکا اور کہا ”چُغلی سے کیا فائِدہ؟“ ماسٹر صاحِب نے دونوں کی بات سُن کر

اکبر کو بُلایا اور سمجھایا ۔ ولی کو شاباش دی اور اسد کو پاس بُلا کر بڑے پیار سے سمجھایا کہ چُغلی کھانا بُری عادت ہے ۔ خُدا اور رسُولؐ کو یہ بات پسند نہیں ۔ اچھّے بچّوں کو اس بُری عادت سے دُور رہنا چاہیے ۔ اسد شرمندہ ہُوا ۔ اُس نے وعدہ کیا کہ آیندہ کبھی چُغلی نہ کھائے گا ۔ اُس نے اکبر سے بھی مُعافی مانگ لی ۔

ہمارے پیارے نبیؐ نے فرمایا ہے "چُغلی کھانے والا جنّت میں نہیں جا سکتا ۔" بھلا کون ہوگا ، جو چُغلی کھا کر خُدا اور رسُولؐ کو ناراض کرنا پسند کرے گا ! اس بُری عادت سے دُور رہنا بہتر ہے ۔

۵ - مِل جُل کر کام کرنا



مِل جُل کر کھیلنا سب کو اچھّا لگتا ہے ۔ گھر کے لوگ جب مِل کر دسترخوان پر بیٹھتے ہیں اور ساتھ کھانا کھاتے ہیں ، تو کتنے اچھّے لگتے ہیں ۔ جماعت میں سب لڑکے اِکٹھے پڑھتے ہیں ۔ اگر کوئی غلطی کرتا ہے ، تو دُوسرا اُسے دُرُست کر دیتا ہے ۔ ماسٹر صاحب سب کو دِل لگا کر پڑھاتے ہیں ۔ ہم سب اُن کے شاگرد ہیں ۔ ہم سب آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔ ایک دُوسرے کی اچھّی عادتیں سیکھتے ہیں اور مِل جُل کر کام کرتے ہیں ۔ اگر کوئی پڑھائی میں کمزور ہوتا ہے ، تو قابل ساتھیوں کی مدد سے لائق بن جاتا ہے ۔

ہَل چلانا ، بیج بونا ، پانی دینا ، فصل کی رکھوالی ایک آدمی کے بس کی بات نہیں ۔ ایک آدمی یہ کام کرے ، تو بالکل تھک جائے اور کام بھی پُورا نہ ہو ۔ اگر دو چار آدمی مِل کر کام کریں ، تو سب کا دِل لگا رہے اور کام بھی اچھّا ہو ۔ جب بچّے ، بُوڑھے اور جوان مِل کر کھیت کاٹتے ہیں ، تو جنگل میں منگل ہو جاتا ہے ۔ کیسی چہل پہل ہوتی ہے ۔ محنت

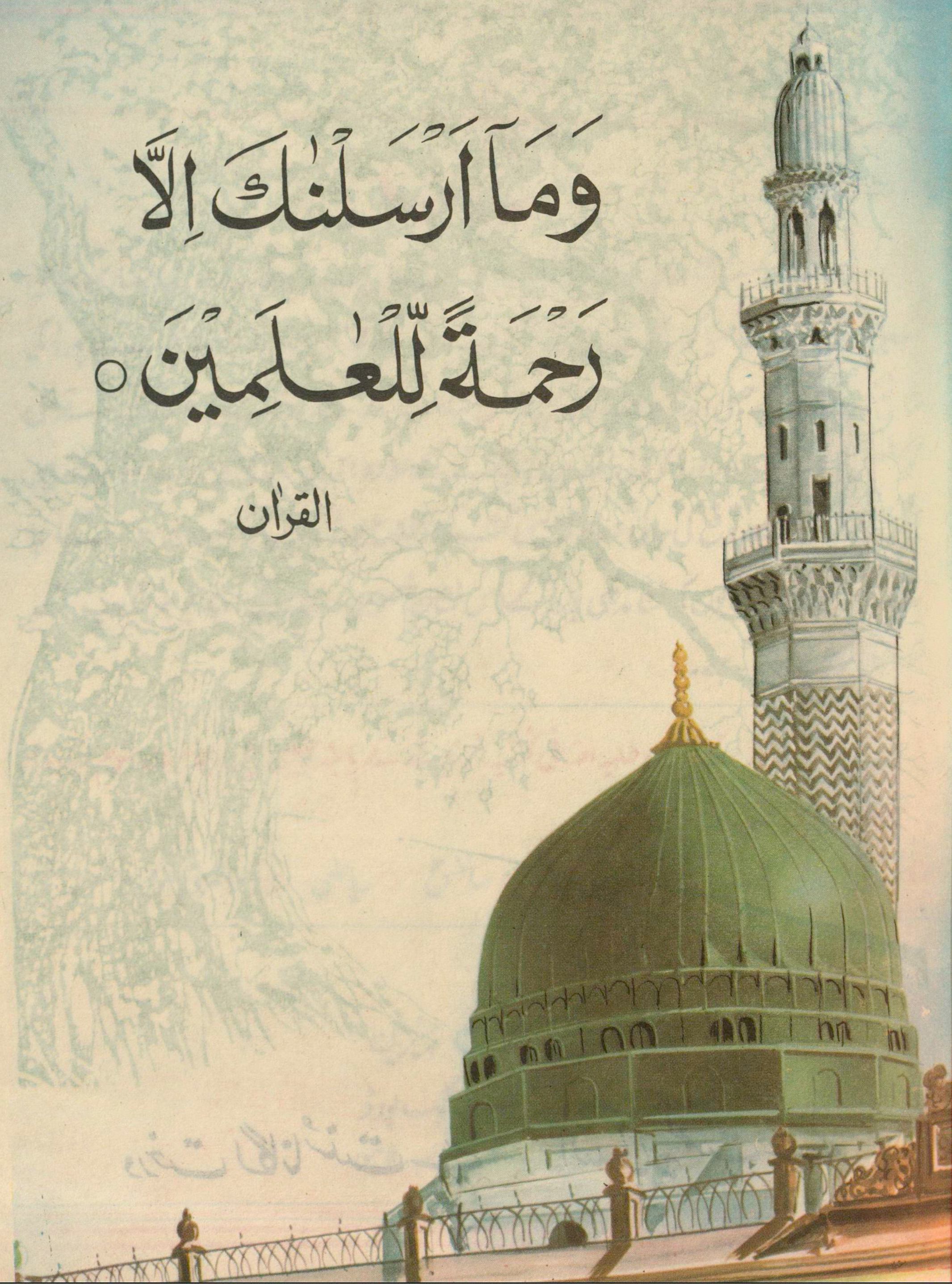
کا پھل پا کر سب بوریاں بھرتے ہیں۔گھروں اور بازاروں میں لاتے ہیں۔کیا کیا خوشیاں مناتے ہیں۔یہ سب مِل جُل کر کام کرنے کی برکت ہے۔جماعت سے نماز پڑھنے کا بھی اِسی لیے ثواب زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مُسلمانوں کا مِلنا جُلنا پسند کرتا ہے اور ہمارے پیارے نبیؐ نے بھی آپس میں مِلنے جُلنے کو رَحمت فرمایا ہے۔

۶۔ دِل لگا کر کام کرنا



جمیل روزانہ صُبح سویرے اُٹھتا ہے۔ماں باپ، بہن بھائیوں کو سَلام کرتا ہے۔ ہاتھ مُنہ دھوتا ہے۔ وُضُو کر کے نماز پڑھتا ہے۔ناشتہ کر کے سکُول کی تیّاری کرتا ہے۔ گھر کا کام دیکھتا اور بستے کا سب سامان ٹھیک کر کے وَقت پر سکُول جاتا ہے۔وُہ غیر حاضِر نہیں ہوتا۔ اپنا سبَق دِل لگا کر پڑھتا ہے۔ ماسٹر صاحِب جو کُچھ بتاتے ہیں، اُسے یاد رکھتا ہے۔ جو کام مِلتا ہے، اُسے دِل لگا کر کرتا ہے۔ روز کا کام روز پُورا کرتا ہے۔ ماسٹر صاحِب جمیل کو روزانہ شاباش دیتے ہیں۔

سعِیدہ، جمیل کی بہن ہے۔سعِیدہ تیسری جماعَت میں پڑھتی ہے۔ وُہ اپنی سہیلیوں کی طرح صاف سُتھری رہتی ہے۔جماعَت کی سب لڑکیاں کھانے کے وَقت کھانا کھاتی کھیل کے وَقت کھیلتی اور کام کے وقت دِل لگا کر کام کرتی ہیں۔اُن کی صَفائی اور وَقت کی پابندی سے سب خُوش ہیں۔سعِیدہ کی جماعَت سکُول میں مشہُور ہے۔ سعِیدہ اگرچہ غریب گھر کی لڑکی ہے، مگر محنَت کی عادی ہے۔ دِل لگا کر کام کرنا اُس کی عادت ہے۔ماں باپ، دادا دادی اور اُستانی سب سعِیدہ سے پیار کرتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہر کام دِل لگا کر کریں تاکہ سب ہم سے پیار کریں۔


وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝
القرآن



درخت لگانا سُنت ہے　　اللہ کی یہ نعمت ہے

کتاب بہترین ساتھی ہے • اس سے پیار کیجئے • اسے ضائع ہونے سے بچائیے

اپیل

پنجاب ٹیکسٹ بُک بورڈ ایک قومی ادارہ ہے جو پنجاب کے طلبہ کے لیے معیاری اور سستی نصابی کُتب بروقت مہیّا کرنے کے لیے کوشش کرتا ہے۔ مگر کچھ جعل ساز ناجائز منافع کے لیے بورڈ کی شائع کردہ کُتب کے جعلی ایڈیشن گھٹیا کاغذ پر ناقص طباعت کے ساتھ مارکیٹ میں فروخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بورڈ کو مالی نقصان پہنچانے کے علاوہ اس کی بدنامی کا سبب بھی بنتے ہیں۔ طلبہ اور والدین سے توقع کی جاتی ہے کہ ایسی کُتب کی اطلاع بورڈ کو دیں تاکہ ضروری سدِّباب کیا جا سکے۔ بورڈ کی نصابی کتابوں کی نشاندہی بورڈ کے اس نشانِ خصوصی سے ہوتی ہے جو ہر کتاب کے سرِورق پر چھپا ہوتا ہے۔

بورڈ کی کتابوں کے علاوہ طلبہ اضافی کُتب خریدنے کے پابند نہیں ہیں۔ جماعت سوم کے لیے صرف درج ذیل کُتب ہی جائز ہیں۔

- اُردو کی تیسری کتاب
- قرآنی قاعدہ
- سائنس ۳
- ریاضی
- معاشرتی علوم (متعلقہ ضلع)

سیّد فضل حسین چیئرمین

پنجاب ٹیکسٹ بُک بورڈ

۲۱-ای-۲-گلبرگ-۳-لاہور

ہدایت برائے اساتذہ: طلبہ کو پہلا پارہ ناظرہ پڑھائیں۔ سورۃ الفاتحہ، العصر، الکوثر، النصر اور الاخلاص حفظ کرائیں۔

تیار کردہ: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور۔
منظور کردہ: قومی ریویو کمیٹی وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان۔

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد   کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان   ارضِ پاکستان!
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام   قوتِ اخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت   پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچم ستارہ و ہلال   رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال   جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

سیریل نمبر
کوڈ نمبر G17

تاریخِ اشاعت	تعدادِ اشاعت	ایڈیشن اوّل	قیمت
جنوری 1991	80,000	طباعت ہفتم	4.35